REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۲۳ شوال ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ دو آنہ

جلد ۴۶/۱۱ ۲۴ ہجرت ۱۳۳۶ ہش ۲۴ مئی ۱۹۵۷ء نمبر ۱۲۳

قومی تعمیر کے کاموں میں عوامی نمائندوں کو شریک کرنے کی تجویز

وزیر اعظم عنقریب ایک نیا طریق کار رائج کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۳ مئی - وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ میں عنقریب ایک ایسا طریق کار رائج کرنے والا ہوں۔ جس کے تحت گاؤں کے باشندوں سے لے کر اوپر تک ہر طبقہ کے لوگ باہم مل کر اپنے مقامی مسئلے حل کر سکیں گے۔ اور اسی طرح قومی تعمیر کے کاموں میں حصہ لے سکیں گے۔ وزیر اعظم نے گذشتہ رات ڈسٹرکٹ بورڈ چیئرمین ایسوسی ایشن کی دعوت میں شریک ہونا تھا۔ لیکن ناسازئ طبع کے باعث آپ اس میں شریک نہیں ہو سکے۔ تاہم آپ نے اس موقعہ پر ایک خاص پیغام بھیجا۔ جس میں آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ میں عنقریب ایک انتظام کرنے والا ہوں۔ جس کے تحت قومی تعمیر کے کام میں ہر سطح پر عوامی نمائندے شریک ہو سکیں گے۔ پیغام میں آپ نے مزید لکھا۔ کہ مجھے لوکل سیلف گورنمنٹ اور مقامی اداروں کی افادیت کا پورا احساس ہے۔ اور میں ان کا بہت حامی ہوں۔

آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مغربی پاکستان میں بہت سے ڈسٹرکٹ بورڈ معطل ہوئے پڑے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حکومت جلد از جلد انتخابات کرانے پر پوری توجہ دے رہی ہے تاکہ تمام ڈسٹرکٹ بورڈ بحال ہو کر اپنا کام شروع کر سکیں۔ پیغام کے آخر میں آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ عوام کی دیانتدارانہ اور بے لوث خدمت کریں۔

برما سے ۳۶۰۰ ٹن چاول مشرقی پاکستان پہنچ گیا

ڈھاکہ ۲۳ مئی - ایک جہاز برما سے ۳۶۰۰ ٹن چاول لے کر چالنا پہنچ گیا ہے۔ اسی طرح تین جہاز ۲۷ ہزار ٹن امریکی چاول لے کر مشرقی پاکستان روانہ ہو چکے ہیں۔

فرانس نے تونس کو ہر قسم کی امداد دینی بند کر دی

الجزائری حریت پسندوں کی حمایت کا الزام

پیرس ۲۳ مئی - فرانس نے الجزائری قوم پرستوں کی حمایت کرنے پر اپنی سابقہ نوآبادی تونس کو ہر قسم کی امداد دینی بند کر دی ہے۔ فرانس نے اڑھائی کروڑ ڈالر کی جو امداد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اسکی پہلی قسط اسی ہفتہ دی جانے والی تھی۔ اچانک وزارت خارجہ نے اس قسط کی ادائیگی رد کرنے کے احکام جاری کر دیئے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ فرانس الجزائری حریت پسندوں کی حمایت میں تونس سربراہوں کے تازہ اعلانوں اور سرحد پر اسلحہ کی درآمد و برآمد پر سخت ناراض ہے۔ اسی بنا پر فرانسیسی سفیر مقیم تونس نے حکومت تونس سے سخت احتجاج کیا ہے۔ ادھر تونس کے وزیر اعظم حبیب بورقیبہ الجزائر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مغربی بحیرۂ روم کے علاقے کی ایک کونسل بلانے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سپین کے جنرل فرانکو نے اس کونسل میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

شامی وزیر خارجہ کی روسی سفیر سے ملاقات

دمشق ۲۳ مئی - شامی وزیر خارجہ جناب صلاح بیطار نے کل روسی سفیر مقیم دمشق سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے روسی سفیر سے مشرق وسطی کی عام صورت حال اور اسرائیل کے خلاف شام کی شکایت پر بات چیت کی ہے۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۳ مئی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۳ مئی - محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی تکلیف میں کوئی خاص کمی نہیں تھی۔ اس لئے آپ چند دن کے لئے علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مقدمہ اخبار بدر خدا کے فضل سے ختم ہو گیا ہے

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ —

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ جو مقدمہ حکومت مشرقی پنجاب نے اخبار بدر کے ایڈیٹر اور پبلشر کے خلاف دائر کر رکھا تھا۔ وہ خدا کے فضل سے رسمی وارننگ پر ختم ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے دوستوں کو اس کے بد اثرات سے محفوظ رکھا ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳-۵-۵۷

نیو یارک ۲۳ مئی - شام نے غیر فوجی علاقہ میں پل تعمیر کرنے پر اسرائیل کے خلاف جو شکایت کی ہے سلامتی کونسل آج اس پر غور کر رہی ہے۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کا عمومی وقار عمل

انشاء اللہ العزیز ۲۴ مئی بروز جمعہ صبح ۵½ بجے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے عمومی وقار عمل منایا جائے گا۔ تمام خدام سے امید کی جاتی ہے کہ وہ بروقت حاضر ہوں گے مجلس انصار اللہ کے ممبران بھی اگر چاہیں تو تشریف لا سکتے ہیں۔ قائد ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۷ء

خلیفۃ المسیح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسے مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد کیوں خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں یہی بھید تھا۔ کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالےٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا۔ کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے۔ اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ ..... ایک الہام میں اللہ تعالےٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے۔

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ" (اخبار الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

پھر آپ الوصیت میں فرماتے ہیں:-

(۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر رضؓ صدیق کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر رضؓ صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۵)

ان دونوں عبارتوں سے ایک ہی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ الوصیت میں تو حضور اقدس نے "قدرت ثانیہ" کی مثال سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ نے قدرت اولیٰ کے بعد جس "قدرت ثانیہ" کے ظہور کی خبر دی ہے وہ خلافت ہی ہے۔ اس کے بعد حضور اپنی خلافت کے متعلق واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:-

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اسلئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے درمیان بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت صفحہ ۶)

اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تینوں عبارتوں کو پڑھ کر کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ آپ نے اپنی وفات کے بعد خلافت کے قیام کی خبر دی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے اور بھی حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں جو اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن ایک متلاشی حق کے لئے ان عبارتوں کا مطالعہ ہی کافی و وافی ہے۔

چنانچہ یہی تاثر تھا جو حضور اقدس کی وفات پر ان عبارتوں سے لیا گیا۔ اور صغیرو کبیر نے طبعاً سیدنا حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا۔ گویا جماعت کے متفقہ فیصلہ نے بھی اس حقیقت پر اپنے عمل سے مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ انجمن خلیفۃ المسیح ہے غور کریں کہ جب حضور اقدس کی بتائی ہوئی بات کو خود تمام جماعت کے عمل سے قائم کر دیا گیا۔ تو اس سے اب راہ فرار اختیار کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟

اگر ان لوگوں کے ذہن میں اس وقت جب انہوں نے خلیفۃ المسیح الاول کو خلیفہ تسلیم کیا اور اپنے عمل کو الوصیت کی عبارتوں کے مقتضیات کے مطابق بنا لیا۔ یہ بات ہوتی کہ اصل میں خلیفۃ المسیح انجمن ہے۔ تو ایسے انتخاب کی ضرورت ہی کیا تھی۔ انجمن تو پہلے ہی موجود تھی اس کے دوبارہ قیام کے معنی ہی کیا ہو سکتے تھے۔ اور پھر خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت لینے کا کیا مطلب ہو سکتا تھا۔ اگر انجمن ہی خلیفۃ المسیح ہوتی۔ تو یہ تمام کارروائی جو کی گئی بیکار اور ایسے لوگوں کی کارروائی سمجھی جائے گی۔ جن کے ہوش و حواس جواب دے چکے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محولہ بالا عبارتوں میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ ان سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ آپ ایک شخصیت کی جو خلیفہ ہوگی خبر دے رہے ہیں۔ لیکن بفرض محال ان میں کوئی ذرا سا ابہام موجود بھی ہوتا تو وہ اس عمل و فعل سے بالکل ہی مٹ گیا ہے۔ جو جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو خلیفہ مان لینے سے دکھایا۔

الغرض انجمن کی خلافت کا خیال ایک ایسا خیال ہے۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں اور ان حقائق کے مقابلہ میں محض ایک بیرونی خیال ہے۔ جو خلافت کے مقتضیات سے بچنے کے لئے بعد میں ایجاد کیا گیا ہے۔ اور پھر اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے غیر متعلقہ حوالے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

ایک عبارت حسب ذیل ہے۔ جس کو توڑ مروڑ کر یہ نتیجہ نکالنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے کہ انجمن خلیفہ ہے۔

"چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اسلئے اس انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا۔" (الوصیت)

سوال ہے کہ اگر انجمن خلیفہ ہے۔ تو اسکو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی "جانشین" کیوں کہا گیا ہے۔ کیوں نہ اسے "خدا کا مقرر کردہ خلیفہ" کہا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف صاف کہا ہے کہ قدرت اولیٰ کی طرح "قدرت ثانیہ" کا ظہور بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگا اور "خلافت ثانیہ" کے معنی خلیفہ کے ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ ہر خلیفہ خدا کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ لیکن انجمن کو تو صرف خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین کہا گیا ہے۔ نہ کہ خود خدا کا مقرر کردہ خلیفہ۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا کا مقرر کردہ اور ہے۔ اور انجمن اس کی جانشین یا بعض اختیارات میں نمائندہ ہوتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ منکرین خلافت جانشین کے لفظ سے دھوکا کھاتے ہیں۔ یا دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ انجمن جس کو اب یہ لوگ خلیفۃ المسیح بتاتے ہیں خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قیام پذیر ہوئی تھی۔ جانشین کے اگر یہ معنی ہوتے کہ حضور کی وفات کے بعد وہ آپ کی جگہ لے گی تو کیا انجمن نے آپ کی زندگی ہی میں آپ کو نعوذ باللہ وفات شدہ مان کر آپ کی جگہ لے لی تھی؟

ہر خلیفہ خدا کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ اس کے ثبوت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عبارت جو الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء سے ہم نے شروع میں نقل کی ہے ملاحظہ ہو۔ اس طرح "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین" کے معنی یہ ہوں گے کہ بعض کاموں کے لئے انجمن خلیفہ وقت کی نمائندگی کرے گی۔ یعنی جو کام خلیفہ وقت اس کے سپرد کرے گا۔ اس کو سرانجام دینے میں وہ خلیفہ وقت کی جانشین ہوگی۔ خود خلیفۂ وقت کو اس میں موجود ہونے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جو اختیارات خلیفۂ وقت نے اس کو دئے ہیں۔ ان اختیارات کو استعمال کر سکیگی۔

منکرین خلافت کے پاس مغالطہ انگیزی کا سب سے بڑا ہتھیار یہی ہے۔ اس کے سمجھ لینے کے بعد خلافت کا مسئلہ خود بخود صاف ہو جاتا ہے کہ انجمن کے خلیفۃ المسیح ہونے کوئی معنی نہیں ہیں

ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے ساتھ میری خط و کتابت

غیر مبایعین کا غیر شریفانہ اور غیر اسلامی رویہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر غلام محمد صاحب صدر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا ایک مضمون زیر عنوان "خطاب بہ اہل ربوہ" غیر مبایعین کے اخبار پیغام صلح میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے آخری حصہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت درجہ گندے ذاتی الزامات عائد کئے تھے۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ میرے قادیان کے زمانہ کے بلکہ ان کے اور اپنے طالب علمی کے زمانہ کے تعلقات تھے۔ اور میں عقائد کے اختلاف کے باوجود ڈاکٹر صاحب کے متعلق یہ حسن ظنی رکھتا تھا۔ کہ وہ ایک سنجیدہ مزاج اور شریف انسان ہیں۔ میں نے انہیں ان کے اس مضمون کے آخری حصے کے متعلق ایک رجسٹرڈ خط لکھ کر ان کے غیر شریفانہ اور خلاف تعلیم اسلام رویّہ کے متعلق توجہ دلائی۔ مجھے امید تھی کہ وہ میری اس نصیحت سے فائدہ اٹھائیں گے لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب میرے اس خط کے جواب میں ان کا ایک ایسا خط آیا۔ جس میں نہ صرف اپنی سابقہ باتوں پر ناواجب ضد اختیار کی گئی تھی۔ بلکہ بعض مزید ناگوار اور غیر شریفانہ باتیں بھی درج تھیں۔ اس پر میں نے ایک دوسرا رجسٹرڈ خط لکھا۔ اور ان پر اس معاملے میں اتمام حجت کرنے کی کوشش کی۔ میں نہیں جانتا کہ میرے اس دوسرے خط کا ان پر کیا اثر ہوا۔ لیکن چونکہ دو ہفتے گزر جانے کے باوجود ابھی تک ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس لئے میں اس خط و کتابت کی نقل الفضل میں بھجوا رہا ہوں۔ تا ہمارے دوستوں کو یہ علم ہو کہ غیر مبایعین میں سے نسبتاً سنجیدہ طبقہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مخالفت میں کس قدر بڑھا ہوا ہے کہ قرآن و حدیث کے صریح ارشادات کی بھی پروا نہیں رہی۔ کاش یہ لوگ اب بھی سمجھیں۔ اور اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔ ورنہ جیسا کہ میں خط میں بھی لکھ چکا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

فقط خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۱ مئی ۱۹۵۷ء

پہلا خط خاکسار مرزا بشیر احمد بنام ڈاکٹر غلام محمد صاحب

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اخبار پیغام صلح تاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۵۷ء نظر سے گزرا۔ اس میں آپ کا ایک مضمون زیر عنوان "خطاب بہ اہل ربوہ" چھپا ہے۔ اس مضمون کے آخری حصہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے متعلق نہایت گندے حملے کئے ہیں۔ اور ایسے الزام لگائے ہیں۔ جن کی آپ کو شریعتِ اسلامی اور شرافتِ انسانی اور عقلِ خداداد کسی صورت میں اجازت نہیں دیتی۔ اختلافِ عقائد کا معاملہ جداگانہ ہے۔ مگر آپ کی سنجیدہ مزاجی اور عام سمجھ بوجھ کے متعلق یہ خاکسار فی الجملہ اچھی رائے رکھتا تھا۔ لیکن آپ کے اس مضمون سے یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں۔ کہ آپ بھی اس قسم کی عامیانہ اور غیر شریفانہ اور غیر مومنانہ رَو میں بہ سکتے ہیں فانا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے یہ الزام خود نہیں لگائے۔ بلکہ بعض دوسرے لوگوں کے لگائے ہوئے الزاموں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن کاش آپ اس قرآنی آیت کو یاد کر لیتے۔ کہ تلقونہ بالسنتکم و تقولون بافواھکم ما لیس لکم بہ علم و تحسبونہ ھینا و ھو عند اللہ عظیم۔ اور اس حدیث کو بھی فراموش نہ کرتے۔ کہ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع پس غور کریں اور غور کریں اور غور کریں اور خدا سے ڈریں وما علینا الا البلاغ

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۵ اپریل ۱۹۵۷ء

جوابی خط ڈاکٹر غلام محمد صاحب بنام خاکسار مرزا بشیر احمد

مکرم میاں صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا ۵ اپریل کا رجسٹرڈ زجرنامہ ملا۔ آپ جیسے دھیمے اور فہیم انسان سے مجھے توقع نہ تھی۔ کہ بغیر استفسار کئے میرے متعلق اپنی ۵۰ سالہ رائے اس قدر جلد تبدیل کر لیں گے خطابات عنائت کردہ کا مشکور ہوں معلوم ہوتا ہے کہ میری تحریر سے آپکو اشتعال آ گیا۔ اور آپ کی قلم بے تابو ہو گئی۔ مجھے ابتدا سے آپ سے انس ہے۔ اور آپ جانتے ہیں۔ میں آزاد طبع ہوں تکلف و تصنع میری طبیعت میں نہیں۔ اور شرافت کو کبھی میں نے ہاتھ سے نہیں دیا۔ آپ کو اعتراف ہے کہ میں نے یہ الزام خود نہیں لگائے پھر عتاب کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ کو یہ امر بھی فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ کہ میاں محمود احمد صاحب کی پوزیشن بوجہ ان کے دعاوی کے ایک Public man کی ہے اور ہر ایک شخص کو حق حاصل ہے کہ ان پر تنقید کرے۔ اور ان کو پرکھے اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔ میں نے تو ان کے لئے ایک ایسی راہ تجویز کی ہے۔ جس سے آئندہ کے لئے ان پر الزام تراشی کا سدِّ باب ہو جائے۔ اور ایک راستباز اور معصوم انسان کو اس کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہ کرنا چاہیئے۔ آپ کا بھی فرض ہے کہ عاقلانہ شریفانہ اور مومنانہ طریق سے کسی ایسی تحریر پر جس کی غرض اصلاح اور بریت پر مبنی ہے غور کریں۔

قرآنی آیت جس کے متعلق آپ نے مجھے توجہ دلائی ہے۔ میرے خیال میں آپ کے لئے قابل غور ہے۔ حضرت عائشہؓ اپنے والد کے گھر بھیج دی گئیں۔ اور جب تک برأت نہ ہوئی۔ رسول کریم صلعم ان سے علیحدہ رہے۔ معلوم ہوا کہ ایسے حالات میں بریت ضروری ہے۔ اب رہا چار گواہوں کا سوال۔ آپ ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے سامنے گواہان حاضر ہو جائیں گے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ پر بھی نگاہِ کرم ہے۔ کیونکہ یہ لازمی ہے۔ کہ آپ کے برادر مکرم دوسروں کے اثر کو ملیامیٹ کر کے گدی کو اپنی نسل میں ہی محدود کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حال پر رحم فرمائے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ میرے متعلق رائے تبدیل نہ کریں گے۔ اور پرانے تعلقات کو قطع نہ کریں گے۔ والسلام

منتظر جواب
غلام محمد ۲۳-۴-۵۷

دوسرا خط خاکسار مرزا بشیر احمد بنام ڈاکٹر غلام محمد صاحب

مکرمی ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میرے خط محررہ ۵-۴ کے جواب میں آپ کا خط محررہ ۲۳-۴-۵۷ موصول ہوا۔ میں آپ کے اس خط پر انا للہ و انا الیہ راجعون کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ نے میری درد بھری نصیحت کو جس کی تائید میں میں نے ایک واضح قرآنی آیت اور ایک واضح حدیث بھی درج کی تھی۔ بغیر کسی دلیل کے ٹھکرا دیا ہے اور اپنی غیر اسلامی روش پر ضد اختیار کی ہے۔ حضرت عمرؓ کے متعلق روایت آتی ہے کہ کان وقافاً عند

کتاب اللہ۔ یعنی جب ان کے سامنے کوئی قرآنی آیت پڑھی جاتی تھی۔ تو خواہ انہیں اس آیت کے استدلال سے اختلاف ہی ہو۔ وہ قرآنی آیت کے احترام میں فوراً رک جاتے تھے۔ مگر آپ نے اس کی بھی پروا نہ کی۔ اور اپنی ذاتی رائے کو حکم الٰہی اور ارشاد نبوی پر ترجیح دی۔ آپ جانتے ہیں کہ اس قسم کی باتوں میں کسی شخص کی ذات پر بلا شرعی ثبوت کے اس قسم کا سنگین اور ناپاک الزام لگانا ایک ایسی بات تھی جس سے آپ کا دل دہل جانا چاہیئے تھا۔ مگر آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عداوت میں خشیت اللہ کی بھی پروا نہیں کی۔

آپ کا یہ لکھنا کہ میں نے تو "منافقت" اور بریت کے راستے کی طرف اشارہ کیا ہے ایک باطل عذر ہے کیونکہ آپ کے مضمون کے ہر ہر لفظ سے یہ بات عیاں ہے۔ کہ آپ دراصل تحقیق کی دعوت نہیں دے رہے بلکہ اس الزام کو سچا سمجھ کر اشاعت فحشا میں حصہ لے رہے ہیں۔ پس میں آپ سے پھر یہی کہوں گا کہ یہ مقام خوف ہے۔ وما کان لکم ان تدخلوھا الا خائفین۔ آپ میری پیش کردہ قرآنی آیت اور حدیث پر پھر غور کریں اور خدا سے ڈریں کہ ایک دن آپ اس کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

اختلاف عقائد کا معاملہ جداگانہ ہے۔ اس میں اگر آپ دیانتداری کے ساتھ کسی امر میں اختلاف کریں۔ تو آپکا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ اس کا حساب کتاب قیامت کے دن ہوگا۔ لیکن آپ تو عقائد کی بحث سے نکل کر نہایت درجہ گندے ذاتی حملوں پر اتر آئے ہیں۔ جو ہر شریف انسان کی شرافت سے بعید ہے۔ اور ایک تبلیغی انجمن کے صدر کی شرافت سے بعید تر۔

آپ نے حضرت عائشہ رضؓ کے افک کے واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اسے غلط طور پر پیش کیا ہے۔ کیونکہ آپ کو تاریخ کا صحیح علم نہیں ہے۔ افک کے واقعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کو اپنی مرضی سے ان کے والد حضرت ابوبکر رضؓ کے گھر نہیں بھیجا تھا بلکہ وہ خود اجازت لے کر اپنی تسلی کی خاطر چلی گئی تھیں۔ گو اس کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہیں ملنے جاتے رہے۔ باقی رہا چار گواہوں کا معاملہ سو اس میں بھی افسوس ہے۔ کہ آپ اسلامی تعلیم سے قطعاً ناواقف ثابت ہوئے ہیں۔ چار گواہوں کے متعلق اسلامی حکم یہ ہے۔ کہ وہ ایک ہی واقعہ کے ایک ہی وقت کے چار چشم دید گواہ ہوں۔ اور دوسرے یہ کہ یہ گواہ نیک اور عادل اور راست گو ہوں۔ ورنہ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اولئک عند اللہ ھم الکاذبون یعنی وہ خدا کے نزدیک جھوٹے سمجھے جائیں گے۔ اور عقلاً بھی ظاہر ہے کہ اگر یہ شرط نہ ہو۔ تو کوئی ناپاک انسان اٹھ کر کسی شریف اور نیک انسان کی عزت پر حملہ کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جو بلا شرعی ثبوت کے فحشا کی اشاعت کرتے ہیں اسلام نے اسّی کوڑوں کی سزا رکھی ہے۔ پس آپ پہلے اسلام کی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں۔ اور پھر بات کریں۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں یہ اشارہ کر کے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نعوذ باللہ مجھ پر بھی "نگاہ کرم" رکھتے ہیں۔ یعنی وہ گویا اپنے بچوں کی خاطر میرے خلاف سازش کر رہے ہیں دوہرا ظلم کیا ہے۔ اور میرے نفسانی جذبات کو ابھارنا چاہا ہے۔ جو نہایت درجہ قابل افسوس اور غیر شریفانہ فعل ہے۔ آپ میرے اور میرے امام کے معاملہ کو ہم پر چھوڑ دیں۔ اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ باقی جہاں تک میری ذات کا سوال ہے۔ میں کسی عہدہ یا خطاب کا خواہش مند نہیں ہوں۔ اور نہ ہی اپنے آپ کو اس کا اہل سمجھتا ہوں۔ بالآخر آپ لکھتے ہیں کہ میں آپ کے متعلق اپنی رائے نہ بدلوں۔ آپ خود غور فرمائیں کہ موجودہ حالات میں یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں آپ کے متعلق رائے نہ بدلوں؟ آپ نے شرافت اور سنجیدگی سے اتر کر ایک گندے پانی میں ہاتھ ڈال کر کیچڑ اچھالا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ اور سچی توبہ کی توفیق دے۔ ورنہ اگر اس کے بعد بھی آپ کی طرف سے اسی نوع کا خط آیا اور آپ اپنی ضد پر قائم رہے۔ تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ ھذا فراق بینی و بینک بے شک جیسا کہ آپ نے لکھا ہے میں بالعموم دھیمے مزاج کا انسان ہوں۔ مگر میں خدا کے فضل سے بے غیرت نہیں ہوں۔ اور میرا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے۔ کہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ گو میں انشاء اللہ اس حکم کو بھی کبھی نظر انداز نہیں کروں گا کہ لا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ کاش آپ بھی اس ارشاد الٰہی کو مدنظر رکھتے!

فقط والسلام
مرزا بشیر احمد ربوہ ۵۷-۵-۵

نائیجیریا کے ایک آنریبل وزیر ہیگ کی مسجد احمدیہ میں

مشن کی طرف سے انکی خدمت میں انگریزی قرآن مجید "تحفۃً" پیش کیا گیا

—— از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ ——

مورخہ ۱۳ مئی کو نائیجیریا کے ایک مشہور وزیر آنریبل مالم ابوبکر Malam Abubaker ہماری ہیگ کی مسجد میں تشریف لائے۔ اور مسجد اور مشن ہاؤس کو دیکھ کر بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔ اس موقعہ پر جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی موجود تھے۔ چنانچہ وزیر موصوف باوجود انتہائی مصروفیت کے پون گھنٹہ سے زائد وقت تک تشریف فرما رہے۔ اور مختلف امور پر آپ سے تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔ آخر پر مشن کی طرف سے مکرم جناب چوہدری صاحب نے وزیر موصوف کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن تحفۃً پیش فرمایا جسے آنریبل موصوف نے بڑے قدر اور محبت کے جذبات کے ساتھ قبول کیا۔ جاتے ہوئے وزیر موصوف نے ہمارے شائع کردہ کچھ اور لٹریچر کو بھی سرسری نظر سے دیکھا۔ اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں ایک اور کتاب An interpretation of Islam پیش کی گئی۔ جسے آپ نے بڑے شوق سے قبول فرمایا۔ (یہ کتاب ایک اٹیلین ڈاکٹر اور پروفیسر کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے اسلام کے متعلق ایسے قیمتی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جس کی نظیر غیر مسلم مصنفین میں بمشکل مل سکے گی۔ یہ کتاب حال ہی میں ہمارے امریکن مشن نے شائع کی ہے۔ اس کتاب کو شائع کر کے فی الحقیقت ہمارے اس مشن نے اسلام کی ایک گراں قدر خدمت سرانجام دی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس کتاب کا پیش لفظ مکرم جناب چوہدری صاحب کا تحریر کردہ ہے۔

آنریبل وزیر جناب مالم ابوبکر نائیجیریا کے سیاسی حلقوں میں بہت بڑی اہمیت کے مالک ہیں۔ حتٰی کہ آئندہ وزیر اعظم کے لئے بھی ان کا نام لیا جا رہا ہے۔ آپ ہالینڈ میں ایک کانفرنس کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے۔ تمام وقت آپ کا انتہائی طور پر مصروف تھا۔ تاہم آپ نے اپنی تشریف آوری سے ہمیں اعزاز بخشا۔ اور ہمارے لئے مسرت کا باعث ہوئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ وزیر موصوف کی ملاقات کے وقت ہماری جماعت کے بعض ڈچ نو مسلم بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر چائے سے اپنے معزز مہمان کی تواضع کی گئی۔ ملاقات کے معاً بعد آپ کا پروگرام لنڈن تشریف لے جانے کا تھا۔

پشاور میں درس القرآن اور اجتماعی دعا

امسال بھی رمضان المبارک میں مولانا چراغ دین صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ نے مسجد احمدیہ پشاور شہر میں روزانہ ایک پارہ قرآن کریم کا درس دیا۔ درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں احباب سول کوارٹرز اور دیگر احباب جماعت کثرت سے شامل ہوئے۔ جن کی تواضع چائے اور مٹھائی سے کی گئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد میاں محمد رفیق صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے مختصر تقریر کی۔ اور خاکسار نے دعا کرائی اور اس طرح یہ مبارک تقریب سرانجام ہوئی۔

خاکسار۔ شمس الدین امیر جماعت احمدیہ

میاں خیر الدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ پی ای ایس

(از لے آر نگہت صاحبہ بنت میاں خیر الدین صاحب مرحوم)

(۱)

والد صاحب مرحوم اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ طالب علمی کے زمانے میں ہی آپ کو احمدیت سے واقفیت حاصل ہوئی۔ اور اچھی طرح تحقیق کرنے کے بعد ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پہ بیعت کی۔ اس کے متعلق والد صاحب مرحوم کے اپنے ہاتھ کا نوٹ جو مجھے ملا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

"میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر غالباً ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میری عمر اس وقت قریباً بائیس سال ہوگی۔ میں علی گڑھ میں انٹرمیڈیٹ کا طالب علم تھا وہاں موسم گرما کی تعطیلات غالباً ۱۵ جولائی سے ہوا کرتی تھیں۔ میرے ساتھ میرے ہم جماعت گل محمد صاحب رہتاس کے رہنے والے تھے۔ اس وقت لنگر خانہ مدرسہ احمدیہ والی جگہ پر تھا۔ اور اس میں باورچی غلام حسین صاحب رہتاسی تھے۔ جو گل محمد صاحب کے واقف تھے۔ ہم دونوں ان کے پاس لنگر خانہ میں ٹھہرے۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اس وقت ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز تھے۔ اور مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں اپنا کام کرتے تھے۔ ایک دو یوم مقیم رہنے کے بعد ان سے درخواست کی گئی کہ ہم دونوں حضرت اقدس کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ کچھ یوم اور ٹھہریئے۔ جس پر ہم لوگ مزید ایک دو دن ٹھہر گئے۔ اور پھر مولوی صاحب سے درخواست کی۔ اس پر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا۔ حضور اسی برآمد میں تشریف لائے جو مسجد مبارک کی لکڑی کی سیڑھی کے پاس تھا اور وہیں پہ ہم دونوں کی بیعت لی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ بھی وہاں آ گئے۔ اور جب بیعت کے بعد دعا ہونے لگی تو حضرت اقدس کے دریافت کرنے پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضور ان کے لئے خاص دعا کی جائے۔"

اباجان بچپن ہی سے نہایت ذہین اور ذکی تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مڈل و میٹرک سے لے کر یونیورسٹی کی تعلیم تک وظائف حاصل کئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد سی پی برار میں سائنس ٹیچر کی حیثیت سے آپ کا تقرر گورنمنٹ ہائی اسکول امراؤتی میں ہوا۔ تمام صوبہ سی۔ پی برار میں اباجان غالباً تنہا احمدی تھے۔ اسلئے مخالفت کی وجہ سے آئندہ ترقی رُکی ہوئی تھی۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں دعا کے لئے لکھتے رہتے تھے اور خود بھی دعا کرتے تھے۔ اباجان فرماتے تھے کہ ایک رات میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں اور ایک اونچے تخت پر بیٹھ گئے ہیں۔ میں بھی حضور کے قدموں میں بیٹھ گیا ہوں۔ میں زار و قطار رو رہا ہوں۔ اتنا رویا کہ ہچکی بندھ گئی حضور کے دریافت کرنے پر میں نے عرض کیا کہ حضور میری ترقی نہیں ہو رہی ہے۔ یا ترقی روک دی گئی ہے۔ یہ سنکر حضور کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا۔ اور آپ نے بڑے زور سے فرمایا "ترقی ہوگی اور ضرور ہوگی"۔ اس کے معاً بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اباجان کہتے تھے کہ اس کے بعد میری ترقی ہوتی چلی گئی۔ اور میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہو کر بالاگھاٹ تبدیل ہو گیا۔ وہاں پر ہندوؤں کا بہت زور تھا۔ لیکن حضور کی دعاؤں کے طفیل نہایت عزت سے وقت گذرتا چلا گیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ نارمل اسکول امراؤتی میں ہیڈ ماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ آپ کے تقرر پر مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور ڈائرکٹر صاحب ناگپور کے پاس آپ کے خلاف وفد بھیجا کہ یہ شخص احمدی ہے اور اپنے مذہب کا اسکول میں چرچا کریگا اور لڑکوں کو زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرے گا۔ اسلئے اسے موجودہ عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔ لیکن ڈائرکٹر صاحب نے ان کو یہ جواب دیا تھا کہ "مسٹر خیر الدین جیسا استاذ دیانتدار۔ نیک۔ محنتی اور بلند اخلاق آدمی مجھے تمام سی پی و برار میں نہیں ملا۔ وہ آج کا احمدی نہیں ہے۔ بلکہ شروع ملازمت سے بھی پہلے کا احمدی ہے" اس پر وفد اپنا سا منہ لے کر واپس آ گیا۔ اور ڈائرکٹر نے فوراً ہی آپ کو اس عہدہ پر مستقل کر دیا۔

عام دستور تھا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ کے گھر میں ہر قسم کی اشیاء بھجوائی جاتی تھیں لیکن والد صاحب نے اپنے دورِ ملازمت میں اسکو سختی سے روک دیا۔ اور حکم دیا کہ جو بھی اس قسم کی چیزیں لایا کرے گا۔ اس کا داخلہ بند کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہم بھائی بہن اگر کوئی چیز از قسم کاغذ۔ سیاہی یا نب ان کے دفتر سے لیتے تو معلوم ہونے پر والدہ مرحومہ کو خفا ہوتے۔ اور جو چیز ہم نے لی ہوتی۔ اس کی قیمت اپنی تنخواہ سے کٹوا دیتے تھے۔

صوبہ سی۔ پی برار میں غالباً تنہا احمدی تھے۔ اور مخالفین کا زور۔ اکثر آفیسر کہتے کہ آپ کی یہاں پر ایسی حالت ہے جیسی کہ "سروتے کے درمیان چھالیہ رکھی ہوئی ہو۔" اسلئے آپ کو محتاط رہنا چاہیئے لیکن اباجان کو خدا تعالیٰ پہ کامل بھروسہ تھا۔ اکثر قادیان سے لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا کرتے۔ اکثر سیرت النبی کے جلسے وغیرہ کروا تے۔ مبلغین سلسلہ (جو کہ صوبہ سے گذرتے تھے) کو بلوا کر تقاریر کروا تے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں اور الہامی اشعار فریم کروا کر کمروں میں لگائے ہوئے تھے۔ اور اس طرح تبلیغ کا موقعہ نکالتے رہتے۔

کانگریسی حکومت کے دوران والد صاحب کے متعلق بہت سی سازشیں ہوئیں اور عہدہ سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن محض خدا کے فضل و رحم اور حضرت اقدس کی خاص دعاؤں کی وجہ سے ناکام ہوئیں۔ اباجان کے تقرر سے پہلے نارمل اسکول کا شیرازہ بکھرا ہوا تھا۔ بد دیانتی کا دور دورہ تھا۔ لیکن آپ نے عہدہ سنبھالتے ہی اپنی حسن تدبیر سے جلد ہی حالات پر قابو پا لیا۔ چنانچہ اپنی محنت اور دیانتداری کی وجہ سے کام کا ریکارڈ بہت ہی اچھا رہا۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے خاص رحم کیا۔ اور گورنمنٹ نے جلد ہی P.E.S کے اعزازی گریڈ سے نوازا۔ ریٹائرڈ ہونے کے قریب تھے کہ جنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ گورنمنٹ نے کئی اچھے عہدے پیش کئے۔ اور مجبور بھی کیا کہ آپ ان میں سے ضرور کوئی منظور کر لیں۔ لیکن اباجان نے یہ کہکر شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا۔ کہ سرکاری ملازمت تو بہت کر لی اب بقیہ زندگی دینی کاموں میں صرف کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد ۱۹۴۲ء میں قادیان چلے آئے۔ اور دار الفضل میں اپنی کوٹھی میں رہائش اختیار کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمتِ مبارک میں اطلاع کر دی۔ حضرت اقدس نے ازراہِ نوازش نائب ناظر تعلیم و تربیت کا عہدہ دیا۔ کچھ عرصہ کے لئے ناظر تعلیم و تربیت بھی رہے۔ اور تقسیم ہند کے وقت تک یہ خدمت سرانجام دی۔ سفر کرنے سے ہمیشہ گریز ہی کیا کرتے تھے۔ لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں اگر سفر درپیش ہو۔ تو بہت خوشی سے اختیار کرتے تھے اور کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہ کرتے تھے

تقسیم کے بعد سیالکوٹ میں رہائش اختیار کی۔ کئی دفعہ ارادہ کیا کہ ربوہ چلے جائیں۔ لیکن حالات سے مجبور تھے ورنہ ان کی دلی خواہش یہی تھی کہ ربوہ جا کر مزید سلسلہ کی خدمت کریں اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ نماز با جماعت کا اہتمام بھی کروایا اور اپنے مکان کا ایک کمرہ نماز کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔ مکان کے سامنے کچھ تھوڑا سا خالی حصہ زمین بھی تھا۔ موسم گرما میں وہاں نماز ادا کی جاتی۔ نماز کے علاوہ روزانہ صبح تفسیر کبیر کا درس دیا کرتے تھے۔ مکرم ناظر صاحب تعلیم و تربیت ربوہ نے سیالکوٹ کے مدرسہ احمدیہ گرلز اسکول اور گھٹیالیاں کے اسکول کا منیجر مقرر کیا۔ آپ نے اس کام کو بھی باوجود پیرانہ سالی کے نہایت محنت اور دیانتداری سے انجام دیا

اباجان بہت ہی پرہیزگار۔ متقی پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار تھے۔ اشراق کے نوافل بھی ہر روز ادا کرتے اپنے بچوں کو بھی انہی باتوں کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ طبیعت میں حیا بہت زیادہ تھی کسی کے آگے دست دراز کرنے کو بُرا سمجھتے اور ہمیشہ اجتناب کرتے۔ اپنی مشکلات خدا تعالیٰ کے آگے رکھتے اور اسی سے ان کا حل چاہتے۔ ہمیں بھی یہی تاکید تھی۔ طعن و تشنیع سے طبعاً نفرت تھی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے مخلص خادم تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور افرادِ خاندان مسیح موعود سے بہت زیادہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ نمازوں میں خصوصاً تہجد کی نماز میں نہایت تضرع و آہ و زاری سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضور کے خاندان۔ بزرگانِ سلسلہ۔ مبلغین سلسلہ اور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ صاحب رویا و کشوف تھے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے بارے میں بھی رویا ہوا تھا۔ افسوس ہے کہ مجھے اس وقت یاد نہیں۔

(باقی)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں
ناظر اعلیٰ

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری محمد الدین صاحب	پریذیڈنٹ	پنجھتہ ضلع گوجرانوالہ
۲	چوہدری محمد صدیق صاحب	سیکرٹری مال۔ تعلیم	" "
۳	چوہدری محمد الدین صاحب	امین	" "
۱	چوہدری علی اصغر صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۶۴۴ گ۔ب۔ ضلع لائلپور
۲	چوہدری رحمت علی صاحب	امین	" "
۳	چوہدری علی احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۱	چوہدری مولا بخش صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۱ رکھ ٹوبہ کلاں ضلع لائلپور
۲	چوہدری بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	بابا نیک محمد صاحب	امین	" "
۱	ملک عبد الواحد صاحب	پریذیڈنٹ	تریکے ضلع گوجرانوالہ
۱	شیخ فضل حق صاحب	پریذیڈنٹ	سبی۔ بلوچستان
۱	ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی	پریذیڈنٹ	نواب شاہ
۲	ڈاکٹر عبد القدوس صاحب	امام الصلوٰۃ	" "
۱	چوہدری قائم الدین صاحب	پریذیڈنٹ	چھور کا لہوال ضلع سیالکوٹ
۲	چوہدری محمد اسلم صاحب	سیکرٹری مال	" "
۱	مشتاق احمد صاحب	جنرل سیکرٹری	واہ چھاؤنی
۱	چوہدری عبد الرشید صاحب	پریذیڈنٹ	ٹھٹڑوں ضلع سیالکوٹ
۲	محمد سلیم صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	چوہدری سردار خان صاحب	" اصلاح و ارشاد	" "
۴	ماسٹر م بیرم خان صاحب	" تعلیم	" "
۱	منصور احمد صاحب	سیکرٹری مال و امین	چک ۶۴۸ کوٹ غلام محمد ضلع لائلپور
۱	چوہدری سردار محمد صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک ۳۶ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور
۲	حمید احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۱	چوہدری علی احمد صاحب دیالگڑھی	پریذیڈنٹ۔ امین	چک ۱۴۸ گ ب ضلع لائلپور
۲	چوہدری بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۱	چوہدری نور الٰہی صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۶ ج ب کلاں ضلع لائلپور
۲	چوہدری محمد حسین صاحب	سیکرٹری مال	" "
۱	چوہدری رحمت اللہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۵۶۳ گ ب ضلع لائلپور
۲	چوہدری محمد اقبال صاحب	سیکرٹری مال	" "
۱	چوہدری ناصر خان صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک ۲۶۶ R.B شتاکر ضلع لائلپور
۲	چوہدری عنایت خان صاحب	سیکرٹری مال	" "

تحریک جدید میں اچھے کام کا معیار

جن جماعتوں کا چندہ تحریک جدید ۳۱ مئی یا ابتدائے جون تک سو فیصدی داخل خزانہ ہو جائے گا یا جن کا پچھتر یا اسّی فی صدی ادا ہو جائے گا ان کے عہدیداران کا کام اچھا سمجھا جائے گا اور ان کے نام حضرت اقدس کے حضور پیش کر کے اخبار میں شائع کر دئیے جائیں گے اور دفتر اول و دوم کے مجموعی وعدہ اور وصولی کی فہرست بھی شائع کر دی جائے گی۔ پس ہر جماعت پوری تندہی اور توجہ سے اپنی جماعت کے وعدے ابتدائے جون تک سو فیصدی پورے کرنے کی کوشش فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

اس سے قبل اخبار الفضل مؤرخہ ۱۲ نومبر ۵۶ء صفحہ ۶ پر ایک اعلان جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے شائع کرایا گیا تھا کہ علم انعامی کے معیاروں پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کسی دوست کے ذہن میں کوئی مفید تجویز ہو تو اس سے مرکز کو مطلع کریں تا اسے بھی زیر غور لا کر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ لیکن مقررہ تاریخ تک صرف دو تین مجالس کی طرف سے اس بارہ میں تجاویز موصول ہوئیں۔

چونکہ علم انعامی کے حصول کے لئے ہر مجلس خواہش رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں ہر مجلس کو دلچسپی ہوتی ہے اس لئے ایک مرتبہ پھر جملہ مجالس کو موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی مفید تجاویز سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ تا علم انعامی کے حصول کے لئے ایسے معیار مقرر کئے جا سکیں جن پر عمل کرنے سے ہر مجلس اسے حاصل کر سکتی ہو۔

ایسی تجاویز یکم جولائی ۵۷ء تک مرکز میں معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کے نام بھجوا دینی چاہئیں۔ یہ تجاویز علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ رپورٹ یا کسی دوسرے خط میں درج نہ ہوں۔ امید ہے جملہ مجالس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر جلد اپنی تجاویز ارسال فرمائیں گی۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

رسالہ "عقائد احمدیت اور ان کی دس خصوصیات"

ختم ہو چکا ہے

افریقہ کے ایک دوست کی طرف سے ایک ہزار رسالہ مفت اشاعت کے لئے طبع ہوا تھا وہ احباب کے مطالبات پر تقسیم ہو چکا ہے اب آئندہ طبع تک مزید ٹریکٹ نہیں بھیجا جا سکتا احباب مطلع رہیں۔ مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ

داخلہ بی، ٹی کلاس

ایک سالہ بی۔ ٹی کلاس میں مردوں اور خواتین کے داخلے کا امتحان ۹ بجے صبح ۹ جون ۵۷ء کو سینٹرل گورنمنٹ ٹیچرس ٹریننگ کالج نظام آباد کراچی میں ہوگا۔ فیس ندارد۔ پراسپکٹس فارم درخواست میسرز فیروز سنز بندر روڈ کراچی سے ایک روپیہ میں خریدیں۔ اور درخواستیں بنام پرنسپل ۸/۶/۵۷ تک پہنچیں۔ (پاکستان ٹائمز ۱۹/۵/۵۷) ناظر تعلیم ربوہ

مرکزی اعلیٰ ملازمتوں کے امتحان مقابلہ کی کلاس

اس کلاس کی آئندہ ٹرم ۱/۵/۵۷ تا ۱۴/۹/۵۷ ہے۔ داخلے کے لئے انتخاب شروع ہے۔ فیس ٹرم ۹۰/ برائے لازمی مضامین۔ درخواستیں مندرجہ ذیل ایڈریس پر ہوں

Adviser,
Central Superior Services Competitive Examination, Evening Class, Oriental College, Lahore.

(پاکستان ٹائمز ۱۵/۵/۵۷) (ناظر تعلیم)

درخواستیں مطلوب ہیں

سینٹ اینڈ ریوز سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں درج ذیل عارضی اسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کے باشندوں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ایک اردو ٹیچرس: شرح تنخواہ:- ۶۰-۴-۱۰۰ ای-بی-۵-۱۲۰ روپے اور اس کے علاوہ مہنگائی اور دوسرے الاؤنس ۔۔۔ قاعدہ۔

۱- **قابلیت**:- میٹریکولیٹ، ایس-وی، جو مڈل کے معیار تک اردو پڑھانے کی اہلیت رکھتی ہوں۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر:- ۹ جون ۵۷ء کو ۱۸ اور ۴۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

۲- فزیکل انسٹرکٹریس شرح تنخواہ:- ۶۸-۴-۱۰۰-ای بی-۵-۱۲۰ روپے۔ اس کے علاوہ مہنگائی اور دیگر الاؤنس حسب قاعدہ۔

قابلیت:- میٹریکولیٹ جس کے پاس فزیکل ایجوکیشن ہو، کسی مسلمہ سکول یا کالج کا ڈپلوما یا سرٹیفکیٹ ہو۔

عمر:- ۹ جون ۵۷ء کو ۱۸ اور ۴۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

۳- لیڈی کارسپانڈنس کلرک:- شرح تنخواہ:- ۷۵-۵-۱۰۰-ای بی-۵-۱۵۰ روپے۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور دیگر الاؤنس حسب قاعدہ۔

قابلیت:- سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس ہوں (قبائلی علاقہ کے امیدواران، ریلوے ملازمین کی لڑکیوں وغیرہ کی صورت میں۔ اگر نتیجہ کا اعلان ڈویژنوں میں کیا گیا ہو تو تھرڈ ڈویژن۔ جونیئر کیمبرج یا اس کا مساوی امتحان پاس ہوں۔

عمر:- ۹ جون ۵۷ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔

اہلیت:- صرف خواتین ہی ان اسامیوں کی اہل ہوں گی۔

درخواستوں کی ترسیل:-

درخواستیں مجوزہ فارم پر آنی چاہئیں۔ یہ فارم نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہر بڑے سٹیشن سے ایک روپیہ ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق خانہ پری کے بعد درخواستیں قریبی دفتر روزگار یا سرکاری اور ریلوے ملازمین کی صورت میں اپنے محکمے کے سربراہوں کی معرفت آنی چاہئیں۔

خاص مراعات:-

حسب ذیل امیدواروں سے فارم کی قیمت ایک روپے کی بجائے چار آنے وصول کی جائے گی۔ اور ان کی عمر کی مدت میں مزید تین سال کی رعایت دی جائے گی۔

(۱) شیڈول کاسٹ۔

(۲) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ کے باشندگان جس میں قبائلی علاقہ کی ریاستیں بھی شامل ہیں

(۳) آزاد کشمیر کے علاقہ گلگت ایجنسی، بلتستان میں مستقل رہائش رکھنے والے یا جموں و کشمیر کے مہاجرین جو مذکورہ علاقوں یا پاکستان کے کسی حصہ میں آباد ہوں۔

(۴) مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخان کے غیر مشمولہ علاقہ کے باشندگان درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو **۸ جون ۵۷ء** تک پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو کے لئے جن امیدواروں کو بلایا جائے گا انہیں کوئی سفر خرچ یا روزانہ بھتہ نہیں دیا جائے گا۔

مکمل تفصیلات کے لئے اپنے قریبی دفتر روزگار کی طرف رجوع کیجئے یا اپنے پتہ کا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیج کر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور سے دریافت کیجئے۔

دستخط:- **ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ**

نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور (۲۲۹۴)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ اسلم بیگم اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب کے ہاں گذشتہ جمعہ مورخہ ۱۶/۵/۵۷ لڑکی تولد ہوئی ہے۔ ہمشیرہ اور نومولودہ ہر دو سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو شفائے کاملہ کے ساتھ درازئ عمر عطا فرمائے۔ اور نومولودہ خادم دین اور والدین کے لئے باعث عزت ہو۔

خاکسار مبشر احمد ابن چوہدری اللہ دین صاحب مرحوم (سابق ننگل باغباناں) دارالصدر غربی ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۰۱:- میں شریفہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم زمیندار عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے مبلغ -/۵۰۰ روپے۔ زیور طلائی پانچ تولہ -/۱۱۰ فی تولہ -/۵۵۰ روپے۔ نقد -/۴۵۰ - میزان -/۱۵۰۰ روپے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان) کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان) ہوگی۔ یا اگر اس کے علاوہ میری زندگی میں کوئی ماہوار آمد ہونے لگے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کو میں باقاعدہ ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ شریفہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- مرزا عبد الرحمٰن موصی ۹۶۹۰ اسسٹنٹ اکونٹس افیسر (انسپکشن) دفتر آڈیٹر جنرل آف پاکستان ۲۴۳/۲ سٹاف لائنز کراچی ۵

گواہ شد:- بشیر احمد موصی ۱۱۳۶۷ چیف سٹی آفیسر ٹیلیگرافٹ۔ پی-ای ای ہمالیہ منوڑہ کراچی

نمبر ۱۲۶۶۷:- میں رحیم خاتون زوجہ مولوی رحیم بخش صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن بنگلہ گوجھڑہ ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ بذمہ میرے خاوند ہے اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ رحیم خاتون۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:- رحیم بخش خاوند موصیہ مذکورہ

گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حال بنگلہ گوجھڑہ والہ ضلع ملتان

نمبر ۱۴۵۶۳:- میں سردار بی بی زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۱۴ء ساکن کوٹلی پکی ڈاکخانہ شہر سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک بھینس قیمت -/۲۵۰ روپے جو کہ خاوند سے حق مہر میں ملی ہوئی ہے۔ چوڑیاں نقرئی دو عدد -/۱۰ روپے نقد -/۱۰۰ روپے۔ کل جائداد -/۳۶۵ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں نے نقد -/۲۰ روپے ادا کر کے رسید محاسب جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ حاصل کر لی ہے۔ باقی رقم -/۲۶ روپے میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کردوں گی میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کے وصول کرنے کا انجمن کو اختیار ہوگا۔

الامۃ:- سردار بی بی

گواہ شد بقلم خود محمد حسین خاوند موصیہ۔

گواہ شد:- قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر

نمبر ۱۴۵۹۶:- میں ظہور الدین ولد شیخ محمد عظیم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن احاطہ تھانیدار چاہ میراں روڈ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تخمیناً -/۸۰ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی،

العبد بقلم خود ظہور الدین

گواہ شد عبد الرحمٰن الٰہی پارک مصری شاہ لاہور

گواہ شیخ رحمت علی بقلم خود ۱/۱۵ عالمگیر سٹریٹ ۲۳ مصری شاہ، لاہور

ایک مکروہ پروپیگنڈہ

(مکرم منشی فتح دین صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

ایک صاحب نے (جو گذشتہ فتنہ منافقین میں پوری طرح ملوث ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی تنظیم سے خارج کئے گئے تھے) حال ہی میں پیغام صلح ۱۵ رمئی ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں ایک لمبے چوڑے مضمون میں جہاں دیگر متعدد بے سروپا باتیں لکھی ہیں۔ وہاں اپنے ذاتی علم کی بناء پر یہ بھی لکھا ہے کہ "راقم الحروف اپنے ذاتی علم کی بناء پر محض توضیح مرام مولوی صاحب سے کہنے کی اجازت چاہتا ہے۔ کہ وہ منشی فتح دین صاحب سے دریافت فرمائیں کہ خلیفہ صاحب کب سے کتنی رقم انجمن کے خزانہ سے بطور قرض وصول فرمار ہے ہیں۔ کیا خلافت مآب نے اس کی واپسی کو در خود اعتناء سمجھا ہے"

قرضہ کے متعلق جو معترض نے خاکسار سے دریافت کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے متعلق میں عرض کروں گا۔ کہ یہ سراسر کذب اور بہتان ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے کوئی قرضہ صدر انجمن احمدیہ سے وصول نہیں کیا۔ میں اپنے علم کی بناء پر پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جو رقم بجٹ میں بطور نذرانہ حضور کے لئے منظور شدہ ہوتی تھی۔ حضور اسے بھی وصول نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بذریعہ بل ہی ریفنڈ نذرانہ کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہوتی رہی ہے

جہاں تک معترض کے ذاتی علم کا تعلق ہے۔ اس کی حقیقت اس امر سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ بے شک معترض صاحب مذکور ۵۰-۱۹۴۹ء قریباً سوا سال دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے تنخواہ وصول کرتے رہے ہیں۔ مگر انہوں نے اس سارے عرصہ میں اپنے فرائض کو سرانجام دینے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ بلکہ قریباً سارا وقت ادھر ادھر کی فضول گپوں اور لغو نکتہ چینیوں میں گذار دیتے تھے۔ حالانکہ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ انہیں جو تنخواہ ملتی ہے۔ وہ ایک غریب جماعت کے گاڑھے پسینے کی کمائی تھی۔ جسے اس طرح بے دردی سے اڑانے کا انہیں اخلاقاً کوئی حق نہیں پہنچتا تھا۔ پھر معترض کی بیوی بیمار ہوئیں تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جن پر وہ اعتراض کر رہے ہیں نے یہ احسان فرمایا کہ بیوی کی بیماری کے اخراجات (ڈاکٹر۔ ادویہ۔ اعلیٰ غذا نیز رہائش) کے کئی ہزار روپے کے بل حضور نے سلسلہ سے دلوائے۔ بلکہ طرہ یہ کہ جب یہ اپنی بیوی کو ملنے کے لئے جاتے۔ تو ان کا سفر خرچ بھی سلسلہ ادا کرتا۔

میرا یقین ہے کہ ان کا اس احسان فراموشی اور خدائی جماعت سے یہ ناروا سلوک ہی تھا۔ جس نے بالآخر ان کے اخلاق اور ایمان کی لٹیا ڈبو دی۔ پس جب وہ اپنے دفتری فرائض کو ہی ادا نہیں کرتے تھے تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ذاتی معاملات کے متعلق اس قسم کی باتیں منسوب کرنے کو ذاتی علم کس طرح قرار دے سکتے ہیں۔

خاکسار فتح دین سپرنٹنڈنٹ

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

۲۲/۵/۵۷

غیر ملکی امداد میں تخفیف تباہ کن ثابت ہوگی"

"کمیونسٹوں کی سازشوں کا مقابلہ توپوں سے نہیں کیا جا سکتا" (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۲۳ رمئی۔ صدر آئزن ہاور نے امریکی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ملکوں کی فوجی اور اقتصادی امداد کے متعلق ان کے پروگرام کی حمایت کریں۔ صدر نے اس سے پہلے امریکی کانگرس سے اپیل کی تھی اور غیر ملکی امداد کے لئے تین ارب اڑسٹھ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی منظوری طلب کی تھی

کل رات ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے امریکی قوم کے نام ایک اپیل نشر کرتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے کہا کہ اردن میں حال ہی میں جو سیاسی بحران رونما ہوا ہے وہ ہمیں یہ سبق دینے کے لئے کافی ہے کہ امریکہ کو اپنا اقتصادی پروگرام جاری رکھنا چاہئیے

صدر نے کہا "اردن کے شاہ حسین نے تباہی سے بچنے کے لئے تیزی کے ساتھ اور مستقل مزاجی سے کارروائی کی ہے۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے کئی ایسی وزارتوں سے نجات حاصل کی۔ جو بظاہر اشتراکی اثر و نفوذ اور تخریبی سرگرمیوں کو ملک میں راہ دینے پر آمادہ تھیں۔ شاہ حسین نے اس خطرے پر قابو پالیا ہے۔ لیکن ان کی یہ فتح یقیناً ناکامی میں تبدیل ہو جائے گی۔ اگر اردن کو فوراً اقتصادی امداد نہ دی گئی

صدر آئزن ہاور نے مزید کہا "اردن کو اپنے بعض پڑوسی عرب ملکوں مثلاً سعودی عرب وغیرہ سے ضروری امداد مل سکتی ہے۔ لیکن امریکہ کی طرف سے بھی اسے کچھ امداد ضرور ملنی چاہیئے۔ کیونکہ اردن کی سلامتی میں مشرق وسطیٰ کی تمام حریت پسند طاقتوں کا استحکام مضمر ہے"

صدر آئزن ہاور نے مزید کہا ہے کہ غیر ملکی امداد کے پروگرام میں تخفیف کا مطلب تباہی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ نے متنبہ کیا کہ اگر کفائت کے نام پر باہمی تحفظ کے پروگرام کو مفلوج کرنے کی کوشش کی گئی تو اس سے ساری امریکی قوم کمزور ہو جائے گی۔ کوئی بھی ذمہ دار شخص معمولی سے خرچ سے بچنے کے لئے اتنا بڑا خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہو سکتا۔

آپ نے کہا "اگر ہم نے غیر ملکوں کی اقتصادی اور فوجی امداد میں کمی کی تو ہم امن سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور پھر امریکہ اشتراکیت کے ہولناک سمندر میں گھرا ہوا آزادی کے ایک جزیرے کی حیثیت سے اپنا وجود باقی نہیں رکھ سکے گا"

اپنے پروگرام میں غیر ملکوں کی اقتصادی امداد کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے کہا کہ کمیونسٹوں کی سازشوں اور جال میں پھنسانے کی پالیسی کا مقابلہ صرف توپوں سے نہیں کیا جا سکتا قوموں کی سب سے بڑی دشمن غربت ہے جس سے اشتراکیت ناجائز فائدہ اٹھا سکتی ہے

صدر نے کہا "آپ غربت کا مقابلہ توپوں سے نہیں کر سکتے۔ آپ تباہ کن اسلحہ سے لوگوں کے پیٹ کی آگ نہیں بجھا سکتے۔ کسی بھی قوم کی آزادی امن اور بہبود کے لئے اقتصادی استحکام اور ترقی ضروری ہے اور یہ استحکام و ترقی محض توپ خانوں کی طاقت اور جیٹ طیاروں کی تیز رفتاری سے نہیں مل سکتی۔

★ کراچی ۲۳ رمئی اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۰ رمئی کو ختم ہونے والے دس دنوں میں پاکستانی ریلوں کو ایک کروڑ، ۳ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔ یکم اپریل سے اب تک مجموعی طور پر پانچ کروڑ ۱۸ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔

م شرکت کے لئے رکن ملکوں سے زیادہ وفد وفاقی دارالحکومت پہنچ چکے ہیں، پاکستانی وفد دس ارکان پر مشتمل ہوگا اور اس کی قیادت وزارت داخلہ کے ڈپٹی سیکرٹری کریں گے۔ [illegible]

تخریبی سرگرمیوں کے انسداد کی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۳ رمئی۔ تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے معاہدۂ بغداد کی کمیٹی کا اجلاس (جمعرات) سے کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ یہ اجلاس ایک ہفتے تک جاری رہے گا۔ اس میں شرکت م

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴